لاثانی کفارہ

برائے متلاشیانِ حق

برکت اے خاں

THE ATONEMENT

لاثانی کفّارہ

برائے متلاشیانِ حق

مصنّف و ناشر

برکت اے خاں۔ وارڈ نمبر ۶۔ سیالکوٹ نمبر ۲

تعارف

کلامِ الٰہی کی روشنی میں یہ رسالہ لکھا گیا ہے۔ تاکہ ہر ایک شخص یہ جان لے کہ خدا کی کتابِ مُقدّس کے خدائے محبت کے پاس ساری دُنیا کے گناہوں کے کفّارہ اور نجات کے واسطے کونسی الٰہی تجویز اور زندہ تدبیر موجود ہے؟ پڑھنے کے بعد اپنے دوستوں کو بھی اس رسالہ کے پڑھنے کی دعوت دیں۔

برکت اے خان

ضرورتِ کفّارہ

کفّارہ عربی زبان کا لفظ ہے۔ کفّارہ کے معنی ہیں ڈھانپنا کفّارہ گنہگاروں کے گناہوں کو ڈھانپتا ہے۔ کفّارہ نجات کا واحد وسیلہ اور خدا کے ساتھ میل ملاپ کا اصلی ذریعہ ہے۔ خُدا تعالیٰ کی ذاتِ الٰہی پاک اور قدُوّس ہے۔ لیکن انسان گنہگار ہے۔ گنہگار انسان کا خدا تعالیٰ کی پاک اور قدُوس ذاتِ الٰہی کے ساتھ میل ملاپ ممکن نہیں جب تک کہ انسان کو پہلے اس کے گناہوں سے نجات اور پاکیزگی اور عرفانِ الٰہی حاصل نہ ہو۔ خُداوند یسُوع مسیح نے فرمایا ہے کہ:۔

"مُبارک ہیں وہ جو پاک دل ہیں کیونکہ وہ خُدا کو دیکھیں گے"۔

(انجیل متی ۵: ۸)

چنانچہ انسان اپنے گناہوں سے نجات اور قربِ الٰہی کے واسطے خُدا کے حضُور کفّارہ کی قربانیاں پیش کرتا ہے۔ لیکن انسان کے باطن میں گناہ کی ایسی موروثی اور فطرتی خرابیاں پائی جاتی ہیں کہ اُن کا علاج اور نجات کا سامان انسان کے اپنے اختیار اور ہاتھ میں نہیں ہے چونکہ انسان گنہگار ہے اِس لئے اس کے اپنے ہاتھوں سے اُس کا کفّارہ بھی گناہ آلودہ ہونے کی وجہ سے بے تاثیر ٹھہرے گا۔ کیونکہ انسان کفّارہ کی قربانی دینے کے باوجود گناہ میں گر جاتا ہے۔ اور وہ بار بار کفّارہ کی قربانی کی ضرورت محسوس کرتا رہتا ہے۔ اس لئے خُداوند نے فرمایا ہے کہ:۔

"سب نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم ہیں"۔ رومیوں ۳:۲۳

"کیونکہ کوئی ایسا آدمی نہیں جو گناہ نہ کرتا ہو"۔ ۱-سلاطین ۸:۴۶

"کوئی نیکوکار نہیں۔ ایک بھی نہیں"۔ زبور ۱۴:۳

"کیونکہ زمین پر کوئی ایسا راستباز انسان نہیں کہ نیکی ہی کرے اور خطا نہ کرے"۔ واعظ ۷:۲۰

ہر انسان جانتا ہے کہ "گناہ کی مزدوری موت" اور جہنم ہے۔ خدا عادل ہے اور خدا کے عدل کا تقاضا بھی یہی ہے کہ گنہگار کو سزا دی جائے۔ چنانچہ روئے زمین کے تمام انسان ہر جگہ اپنے گناہوں کی معافی کے واسطے کفارہ کی اشد ضرورت محسوس کرتے ہوئے جانوروں کی قربانیاں دیتے ہیں۔ کیونکہ خدا نے انسان کی فطرت میں گناہوں کے کفارہ کے واسطے قربانی کی ایک زبردست خواہش ودیعت کر رکھی ہے اور انسان کی اس فطرتی خواہش کو پورا کرنے کے لئے خدا نے کفارہ کا حکم بھی دیا ہے۔ چنانچہ تمام مذاہب کے لوگ اپنے گناہوں کے کفارہ کے واسطے کسی نہ کسی شکل میں جانوروں کی قربانیاں دیتے ہیں۔ کیونکہ خداوند نے فرمایا ہے کہ:۔

"بغیر خون بہائے معافی نہیں ہوتی"۔

(عبرانیوں ۹:۲۲)

توریت شریف میں کفارہ

کفارہ کی تعلیم توریت شریف میں پائی جاتی ہے۔ پڑھ کر دیکھیئے۔ توریت کی کتاب احبار ۱۶ باب ۱ تا ۳۴ آیت۔ کاہنوں کے لئے کفارہ کی قربانیوں کا حکم الٰہی یہ ہے کہ:۔

"تم بنی اسرائیل کے واسطے سال میں ایک دفعہ اُن کے سب گناہوں کا کفارہ دو"۔ احبار ۱۶:۳۴

"ہارون خطا کی قربانی کے بچھڑے کو جو اس کی طرف سے ہے آگے لاکر اپنے اور اپنے گھر کے لئے کفارہ دے"۔ احبار ۱۶:۱۱

"اور خطا کی قربانی کے بچھڑے کو اور خطا کی قربانی کے بکرے کو جن کا خون پاک ترین مقام میں کفارہ کے لئے پہنچایا جائے اُن کو وہ لشکرگاہ سے باہر لے جائیں"۔ احبار ۱۶:۲۷

توریت شریف میں گناہ کی قربانی اور کفارہ کے وسیلہ سے صرف ظاہری پاکیزگی حاصل ہو سکتی ہے۔ لیکن اس قسم کے کفارہ کی تعمیل سے نجات کی حقیقی تسلی حاصل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ گنہگار انسان کی نجات کا کام انسان کی ذاتی کوشش پر منحصر نہیں ہے۔ بلکہ خدا

کے الٰہی انتظام اور فضل پر منحصر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسیحی لوگ گناہوں سے نجات کے لئے اپنی قربانیوں اور ذاتی کوششوں پر بھروسہ نہیں رکھتے بلکہ خُدا کی طرف سے مقرر کردہ الٰہی تجویز اور فضل پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ کیونکہ خُداوند نے فرمایا ہے کہ:۔

"صادق القول اور نجات دینے والا خُدا میرے سوا کوئی نہیں ہے۔" یسعیاہ ۴۵: ۲۱

اس لئے گنہگاروں کی نجات کا اختیار کسی نبی اور کسی رسول کے اختیار میں نہیں دیا گیا۔

قرآن شریف میں کفّارہ

توریت شریف کے علاوہ قرآن مجید بھی گناہوں اور خطاؤں کی معافی کے واسطے کفّارہ کی اشد ضرورت کو پیش کرتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں کفّارہ کا لفظ چار دفعہ آیا ہے۔ پڑھ کر دیکھئے۔ سورۃ المائدہ کی ۴۵ اور ۸۹ اور ۹۵ آیت۔ کفّارہ کا لفظ ۸۹ آیت میں دو دفعہ آیا ہے۔ جہاں جھوٹی قسموں کے گناہوں کی معافی کے واسطے کفّارہ ادا کرنے کا حکم ہے۔ یوں لکھا ہے کہ:۔

"اللہ تم کو تمہاری اُن بیہودہ قسموں پر نہ پکڑیگا لیکن تم کو اُن قسموں پر پکڑے گا۔ جن کو تم نے مضبوط باندھا۔ ان قسموں کا کفّارہ — دس محتاجوں کو کھانا دینا ہے۔ اوسط درجہ کا

کھانا جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا اس کا کفّارہ اُن کو کپڑا دینا ہے۔ یا غلام آزاد کرنا۔ پھر جس کو میسّر نہ آئے وہ تین دن روزہ رکھے۔ یہ تمہاری قسموں کا کفّارہ ہے۔"

سورۃ المائدہ کی ۹۵ آیت میں بھی کفّارہ کا ذکر آیا ہے جہاں احرام میں شکار کرنے کے گناہ کی معافی کے واسطے کفّارہ ادا کرنے کا حکم ہے۔ یوں لکھا ہے کہ:۔

"جس وقت تم احرام میں ہو تو شکار نہ مارو اور جو کوئی تم میں سے عمداً شکار مارے۔ تو اُس کی برابر کا مویشی دینا ہوگا۔ جو تم میں دو معتبر شخص ٹھہرا دیں گے۔ یا اس کا کفّارہ محتاجوں کو کھانا دینا۔ یا اس کے برابر روزے رکھنا تاکہ اپنے کام کی سزا چکھے۔ پہلے جو ہو گیا اللہ نے معاف کر دیا۔ جو کوئی پھر کرے گا۔ اللہ اس سے بدلہ لے گا اور اللہ زبردست بدلہ لینے والا ہے۔"

پس آپ کو معلوم ہو گیا ہے۔ کہ قرآن مجید بھی گناہوں کی معافی کے واسطے کفّارہ کا حامی ہے۔ کفّارہ کی جگہ دوسرا لفظ فدیہ ہے۔ فدیہ کا لفظ اور ذکر قرآن مجید کی سورۃ بقرہ کی ۱۹۶ آیت میں آیا ہے۔ جہاں بیماری سے شفا پانے کے واسطے روزہ یا صدقہ یا ذبیحہ ادا کرنے کا حکم ہے۔

قرآن مجید اور توریت شریف میں کفّارہ کی رسومات سے

صرف ظاہری پاکیزگی حاصل ہو سکتی ہے لیکن اس قسم کے کفّارہ کے وسیلہ سے انسان گناہوں سے حقیقی نجات نہیں پا سکتا نہ انسان کی گناہ آلودہ موروثی فطرت بدل سکتی ہے نہ اس کا دل گناہ کی رغبتوں سے پاک ہو سکتا ہے۔

اِنجیلِ مُقدّس میں کفّارہ

خدا تعالیٰ کا حکمِ ربّانی یہ ہے کہ:-

"بغیر خون بہائے معافی نہیں ہوتی۔" عبرانیوں ۹: ۲۲

لیکن یہ بھی لکھا ہے۔

"کیونکہ ممکن نہیں کہ بیلوں اور بکروں کا خون گناہوں کو دُور کرے۔" عبرانیوں ۱۰: ۴

کیونکہ انسان سے کم تر کوئی ادنیٰ مخلوق اشرف المخلوقات انسان کا بدل اور کفّارہ نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اشرف المخلوقات کو ایسی ہستی کے لاثانی کفّارہ کی ضرورت ہے جو ہر لحاظ سے لاثانی اور ابدی فوق الفطرت قدرت سے معمور ہو۔

چنانچہ قرآن مجید اور توریت شریف میں گناہوں اور خطاؤں کے کفّارہ کی جو شریعت نظر آتی ہے دراصل وہ اس حقیقی کفّارہ کا محض ایک عکس اور نشان ہے جس کو خُدا نے ہمارے واسطے ازل سے مقرر کر رکھا تھا تاکہ خُدا کے علمِ سابق کے مطابق جب اس حقیقی کفّارہ کا ظہور عمل میں آئے تو ساری دُنیا خُدا تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ گناہوں کی

معافی کی اس حقیقی تجویز اور راہِ نجات کو قبول کر لے۔ کیونکہ انسان اپنی نجات کے واسطے کفّارہ کی اپنی تجویز و تدبیر میں کبھی بھی کامیاب ثابت نہیں ہو سکتا اور نہ قُربِ الٰہی کی آسمانی جنت کو حاصل کر سکتا ہے۔ کیونکہ سال بہ سال قربانیاں گزراننے کے باوجود انسان کو گناہوں سے نجات کی حقیقی تسلّی حاصل نہیں ہو سکتی۔ ورنہ وہ زندگی میں صرف ایک ہی بار کسی جانور کی قربانی گزرانتا اور ساری عمر سال بہ سال جانوروں کی قربانیاں گزراننے سے باز رہتا لیکن انسان کی نجات کے واسطے حقیقی کفّارہ کی آسمانی اور الٰہی تجویز کامل بلکہ لاثانی ہے صرف اُسی کفّارہ کی تاثیر سے انسان کی گناہ آلودہ موروثی فطرت بدل سکتی ہے اور شخصی نجات کی تسلّی اور ذاتی خوشی حاصل ہو سکتی ہے کیونکہ خُدا کی مقرر کردہ کفّارہ کی الٰہی تجویز لاثانی اور لازوال ہے۔

ابتدا سے ہر انسان گنہگار کو قربانی کے لئے ایک ایسے برّہ کی تلاش اور جستجو رہی ہے۔ جو پاک، بے عیب، اور کامل بے داغ ہو۔ جس کے کفّارہ اور خون کی تاثیر سے انسان کی گناہ آلودہ موروثی فطرت بدل جائے اور اس کو گناہوں سے نجات کی حقیقی تسلّی حاصل ہو۔ چنانچہ خدا نے ہمارے واسطے ازل سے ایک ایسا ہی پاک برّہ مقرر کر رکھا تھا۔ وہ برّہ ایک ازلی اور آسمانی شخصیت ہے۔ جو زمین پر اُتر آیا اور وہ جو خدا کی صورت پر تھا۔ وہ رُوح القدس کی قدرت سے مجسّم ہو کر انسانی صورت میں ہمارے درمیان رہا۔ جس کو

خُدا نے ہمارے واسطے ایک ہی بار قربان اور مصلوب کر دیا اور ہماری

"ابدی خلاصی کرائی" (عبرانیوں ۹ : ۱۲)

"خُدا محبّت ہے"۔ خُدا نے دُنیا سے محبّت رکھی کیونکہ صرف ہماری کتابِ مُقدّس کا خُدائے محبّت ساری دُنیا کی اقوامِ عالم کا خُدا اور ربُّ العالمین ہے۔ چنانچہ خُدا نے ساری دُنیا کے آگے اپنی بڑی عجیب محبّت اور عالمگیر کفّارہ کی ایک زندہ تصویر اور اعلیٰ تجویز پیش کی ہے۔ یعنی کہ اس نے ہمارے گناہوں کا کفّارہ دیا ہے۔ وہ کفّارہ حقیقی اور لاثانی ہے کتابِ مُقدّس کے خُدا تعالےٰ کے اس کفّارہ کی تاثیر عالمگیر اور لازوال ہے کیونکہ وہ لاثانی کفّارہ خُدا کی طرف سے ہے چونکہ خُدا کامل طور پر بے عیب ہے اس لئے خُدا کی طرف سے مقرّر کردہ کفّارہ اور قربانی کا برّہ بھی کامل طور پر بے عیب ہے کیونکہ وہ خُدا کا برّہ ہے اور "خُدا اور انسان کے بیچ میں درمیانی بھی" (۱ تیمتھیس ۲ : ۵) یعنی وہ انسانِ کامل اور کامل خُدا ہے حقیقی برّہ جس کو خُدا نے ہم سب کے گناہوں کی معافی اور نجات بالکفّارہ کے واسطے مصلوب اور قربانی کر دیا وہ برّہ زندہ خداوند یسُوع مسیح ہے اس کے بشیر یُوحنا نبی نے جب اُس کو دیکھا تو پکار کر کہا:۔

"دیکھو یہ (مسیح یسُوع) خُدا کا برّہ ہے جو دُنیا کا گناہ اٹھا لے جاتا ہے" یُوحنا ۱ : ۲۹

خُداوند یسُوع مسیح کے مجسّم ہو کر دُنیا میں آنے کا اوّلین بڑا مقصدِ حیات یہ تھا کہ وہ ہمارے گناہوں کے کفّارہ کے واسطے صلیبی موت

کا دکھ اٹھائے تاکہ خُدا کے ساتھ ہمارا میل ملاپ ہو جائے۔ خُدا عادل ہے۔ الٰہی عدل کا تقاضا بھی یہی ہے کہ گنہگاروں کو اُن کے گناہ کی سزا دی جائے۔

اگر خُدا عادل ہے اور الٰہی عدل کا تقاضا یہی ہے۔ کہ گنہگاروں کو سزا دی جائے تو پھر خُدا کی عالمگیر محبّت، اور رحم کس بات میں ہے؟

پس خدائے عادل اور خُدائے محبّت نے ساری دُنیا کے گنہگاروں کی سزا کا حکم مسیح یسُوع کے صلیبی دکھوں اور صلیبی موت اور کفّارہ کے وسیلہ سے پُورا کر دیا ہے۔

"تاکہ وُہ خود بھی **عادل** رہے اور جو یسُوع
پر ایمان لائے اس کو بھی راستباز ٹھہرانے
والا ہو" رومیوں ۳ : ۲۶

خُداوند یسُوع مسیح ہماری نجات اور ہمارے گناہوں کے فدیہ کی خاطر مصلوب ہُوا اور مر گیا۔ ورنہ وہ ذاتِ اقدس ہرگز مصلوب نہ ہوتا۔ چنانچہ مُقدّس پطرس رسُول نے انجیل مقدّس میں لکھا ہے کہ:۔

"وہ آپ ہمارے گناہوں کو اپنے بدن پر لئے
ہوئے صلیب پر چڑھ گیا۔ تاکہ ہم گناہوں
کے اعتبار سے مر کر راستبازی کے اعتبار

سے جئیں۔ اور اُسی کے مار کھانے سے
تم نے شفا پائی"۔ (۱۔پطرس ۲ : ۲۴)

مُقدّس یُوحنا رسُول نے اِنجیل مُقدّس میں لکھا ہے:۔

" اے میرے بچو! یہ باتیں میں تمہیں
اس لئے لکھتا ہُوں۔کہ تم گناہ نہ کرو۔
اور اگر کوئی گناہ کرے تو باپ کے پاس
ہمارا ایک مددگار موجود ہے۔یعنی لیسُوع
مسیح راستباز اور وہی ہمارے گناہوں
کا کفّارہ ہے۔اور نہ صرف ہمارے ہی
گناہوں کا بلکہ تمام دُنیا کے گناہوں کا بھی"۔
(۱۔یُوحنا ۲ : ۱-۲)

" باپ نے بیٹے کو دُنیا کا مُنجی کر کے بھیجا ہے"۔(۱۔یُوحنا ۴:۱۴)

مُقدّس پُولُس رسُول نے لکھا ہے کہ:۔

" لیسُوع کو موت کا دُکھ سہنے کے سبب سے
جلال اور عزّت کا تاج اُسے پہنایا گیا ہے۔
تاکہ خُدا کے فضل سے وہ ہر ایک آدمی کیلئے
موت کا مزہ چکھے"۔(عبرانیوں ۲ : ۹)

" لیکن یہ شخص (لیسُوع مسیح) ہمیشہ کے لئے گناہوں
کے واسطے ایک ہی قربانی گذران کر خُدا کی دہنی طرف

جا بیٹھا"۔ (عبرانیوں ۱۰ : ۱۲)

چنانچہ ہمارے خُداوند لیسُوع مسیح کے لاثانی کفّارہ کی صداقت اور مقبولیّت کا زندہ ثبوت یہ ہے۔کہ اس نے صلیبی موت پر فتح پائی ہے۔ وہ تیسرے دن قبر اور مُردوں میں سے جی اٹھا ہے۔اور آسمان پر چڑھ گیا ہے اور خُدا باپ کے دہنے ہماری شفاعت کے کام کے لئے ہمیشہ زندہ سرفراز ہے۔ ہماری نجات کیلئے ہمارا کفّارہ دینے والا زندہ ہے۔ اس لئے ہمارا عقیدہ زندہ ہے کیونکہ ہم زندہ مسیح خُداوند کی آسمانی اِنجیلی شخصیّت پر ایمان رکھتے ہیں۔خُداوند لیسُوع مسیح ایک ایسی واحد آسمانی ہستی ہے جو دُنیا کی نجات کا بانی ہے۔اُس نے آپ سب کیلئے نجات کا کام کر کے دکھایا ہے۔کسی مذہب کے کسی شخص نے گنہگاروں کی نجات کے لئے ایسا کوئی کام نہیں کیا۔کیونکہ کوئی شخص گنہگاروں کی خاطر ایسا لاثانی کام انجام دینے کی قدرت اور اختیار نہ رکھتا تھا۔اُس نے میرے اور آپ کے گناہوں کا فدیہ ادا کر دیا ہے۔اُس نے آپ کی نجات اور ہمیشہ کی زندگی کیلئے آسمانی دروازہ کھول دیا ہے۔خداوند لیسُوع مسیح کا اعلانِ حق یہ ہے کہ:۔

" راہ اور حق اور زندگی مَیں ہُوں۔کوئی میرے وسیلہ
کے بغیر (خُدا) باپ کے پاس نہیں آتا"۔ یُوحنا ۱۴ : ۶

خُداوند لیسُوع مسیح کے حقیقی کفّارہ کی تاثیر سے ہی انسان کے دل میں گناہ سے نفرت اور خُدا سے محبّت پیدا ہوتی ہے۔ اس حقیقی کفّارہ کی تاثیر سے ہی انسان کے دل میں محبّت، نیکی، خدمت اور قربانی

علے الاعلان فرمایا کہ :-

"اچھا چرواہا میں ہوں۔ اچھا چرواہا بھیڑوں کیلئے اپنی جان دیتا ہے۔" (یوحنا ۱۰ : ۱۱)

"کیونکہ یہ میرا وہ عہد کا خون ہے جو بہتیروں کیلئے گناہوں کی معافی کے واسطے بہایا جاتا ہے۔" (انجیل متی ۲۶ : ۲۸)

"اے محنت اٹھانے والو اور بوجھ (گناہ) سے دبے ہوئے لوگو! سب میرے پاس آؤ۔ میں تم کو آرام (یعنی نجات) دوں گا۔" (انجیل متی ۱۱ : ۲۸)

گناہ خدا اور انسان کے رشتہ محبت میں خلل اور جدائی پیدا کر دیتا ہے لیکن خداوند یسوع مسیح نے مصلوب ہو کر ہمارے لئے جو کفارہ دیا ہے اس سے تائب

ایمانداروں کے واسطے خدا کے ساتھ میل ملاپ کے آسمانی دروازے کھل گئے ہیں۔ گنہگار انسان کی نجات کے لئے خدا کے پاس صرف خداوند یسوع مسیح ہی ایک واحد وسیلہ ہے۔ جس کا بیش قیمت خون نجات بالکفارہ کی خاطر صلیب

پر بہایا گیا۔ جو لوگ خداوند یسوع مسیح کو زندہ آسمانی انجیلی ہستی اور اس کے انجیلی کلام الٰہی پر ایمان رکھتے ہیں۔ ان کو اس کے برحق وعدوں کا یقین کر لینا چاہیئے کہ گنہگاروں کی نجات کی خاطر خداوند یسوع مسیح اس دنیا میں آیا تھا۔ اس نے فرمایا ہے کہ :-

کی روح پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ جو کسی مصیبت میں گرفتار ہیں جو محتاج اور بیمار ہیں۔ بے یار و مددگار ہیں۔ ان کی مدد کے لئے انسانی روح بے قرار اور بے چین ہو جاتی ہے۔ چنانچہ جب ہم گنہگار ہی تھے۔ تو ہماری نجات کی خاطر مسیح یسوع نے اپنی جان صلیب پر قربان کر دی اور ہم کو اس دنیا میں انسانی ہمدردی کیلئے قربانی اور جانثاری کی زندگی بسر کرنے کا نمونہ دیا تاکہ تمام انسانوں کے دل میں انسانی ہمدردی، برادرانہ محبت اور قربانی کا جذبہ بیدار ہو۔ چنانچہ زندہ خداوند یسوع مسیح کے سوا کوئی دوسرا شخص حقیقی خیر البشر ہستی کا مالک اور محسنِ انسانیت نہیں ہو سکتا۔ اسلئے کہ وہ نہ صرف ایک عظیم کامل نبی اور ایک بے عیب انسانِ کامل تھا۔ بلکہ وہ روح اللہ، کلمۃ اللہ، مظہر خدا، خدا کی صورت اور کامل خدا ہے۔ چنانچہ زندہ خداوند مسیح مصلوب نے اپنی صلیبی موت پر غالب آنے کی قدرت کے زور سے دنیا کا کثیر حصہ تسخیر کر کے اپنا مطیع، فرمانبردار اور گرویدہ بنا لیا ہے۔ اور متعدد اقوام کو اپنی برکتوں سے مالا مال کر رکھا ہے۔ ہم کسی انسان کو خدا کی طرح نہیں پوجتے جس طرح بعض لوگ اپنے نبی کو خدا کا درجہ دیتے ہیں۔ بلکہ ہم اس خدا پر ایمان رکھتے ہیں جس نے بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نجات کی خاطر آگ کی تجلی میں جلوہ گر ہو کر بزرگ موسیٰ سے روبرو کلام کیا اور پھر اس نے ہم گنہگاروں کی نجات کی خاطر انسانی صورت میں جلوہ گر ہو کر ہماری نجات کے لئے صلیبی موت پر غلبہ اور فتح مندی حاصل کی۔ خداوند یسوع مسیح نے

"تم جانو کہ ابنِ آدم کو زمین پر گناہ معاف کرنے
کا اختیار ہے"۔ (انجیل مرقس ۲: ۱۰)
"کیونکہ میں دُنیا کو مجرم ٹھہرانے نہیں بلکہ
دُنیا کو نجات دینے آیا ہوں"۔
(یوحنا ۱۲: ۴۷)

برکت اے خاں رُکن بشارتی کمیٹی سیالکوٹ ڈایوسیس کونسل

بترمیم بار سوم ——— سنہ ۱۹۸۳ء

بنازی پرنٹنگ پریس لاہور